۳۔ جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴۵ | اتوار ۔ ۲۲ ۔ محرم ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۳ ۔ وفا ۱۳۷۳ ھش ' ۳ ۔ جولائی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی کے لئے سچی خوشحالی مقدر ہے

سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔ متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔

پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نہایت ہی بد قسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب میں نکلے اور پھر حسنِ ظن سے کام نہ لے۔ ایک گل گو ہی کو دیکھو کہ اس کو مٹی کا برتن بنانے میں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ دھوبی ہی کو دیکھو کہ وہ ایک ناپاک اور میلے کچیلے کپڑے جب صاف کرنے لگتا ہے' تو کس قدر کام اس کو کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کپڑے کو بھٹی پر چڑھاتا ہے۔ کبھی اس کو صابن لگاتا ہے۔ پھر اس کی میل کچیل کو مختلف تدبیروں سے نکالتا ہے۔ آخر وہ صاف ہو کر سفید نکل آتا ہے اور جس قدر میل اس کے اندر ہوتی ہے' سب نکل جاتی ہے۔ جب ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کے لئے اس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔ تو پھر کس قدر نادان ہے وہ شخص جو اپنی زندگی کی اصلاح کے واسطے اور دل کی غلاظتوں اور گندگیوں کو دور کرنے کے لئے یہ خواہش کرے کہ یہ پھونک مارنے سے نکل جائیں اور قلب صاف ہو جائے۔ یاد رکھو۔ اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۵۹)

باہم چشم پوشی کرنے سے فساد کی نوبت کم آتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ اگر گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہو گا کہ اسے ماما ئیں۔ خدمت گار اور سونے۔ کھانے' پینے' نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرے اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہو گی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے۔ جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں باہمی الفت پیدا کر دی۔ اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تاکہ ان کے دلوں میں محبت پیدا ہو تو ایسا ممکن نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں محبت پیدا کی۔ یقیناً وہ غالب اور حکمت والا ہے) میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ وحدت کی روح کو جو کہ صحابہ کرام میں پھونکی گئی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے اس

باقی صفحہ ۷ پر

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ برطانیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۲۔ مئی ۹۴ء میں مکرم و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مربی سلسلہ کی اندوہناک وفات پر دلی افسوس کا اظہار کیا۔ محترم حافظ صاحب ۱۳۔ مئی کو ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ حضرت صاحب نے ۱۶۔ مئی کو آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد آپ کو مقبرہ موصیان احمدیہ قبرستان بروک وڈ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

محترم حافظ صاحب نے خدمت سلسلہ میں بھرپور زندگی گذاری۔ آپ کی سب سے پہلی تقرری انگلستان میں ہوئی جہاں آپ نے دو سال بطور مربی گذارے پھر ہالینڈ میں پندرہ سال اور انڈونیشیا میں دس سال خدمت دین کی توفیق ملی۔ بہت مرنجانِ مرنج طبیعت کے مالک تھے بے شمار اوصاف حسنہ کی وجہ سے بہت ہردلعزیز اور دعاگو بزرگ اور بے لوث خادم سلسلہ تھے۔ خاموش انداز میں بھرپور خدمت دین آپ کا ایک مخصوص دلربا انداز تھا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کی خوبیوں اور دعاؤں کا فیض جاری وساری رہے۔

(ممبران مجلس عاملہ ۔ یوکے)

خطبات کی بڑائی اور عظمت ان کی لمبائی کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس اخلاص کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے سنانے والا سنائے اور سننے والا سنے۔ اگر سنانے والا اخلاص سے سنائے اور سننے والا قبول کرنے کے لئے سنے تو چھوٹی بات بھی بڑا اثر کرتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو بڑے سے بڑا لیکچر بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو آپ اپنے وجود کا پتہ دیتا رہا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳- وفا ۱۳۷۳ ہش   ۳- جولائی ۱۹۹۴ء

خدا میں خوشی

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ ہر چیز کی قدر و قیمت اس کی پہچان اور شناخت سے ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ہیرا ہو اور وہ سمجھے کہ محض پتھر کا معمولی سا ٹکڑا ہے تو وہ یقیناً اس پتھر کو سنبھال کر رکھنے کی کوشش نہیں کرے گا بلکہ ایک زائد اور غیر فائدہ مند چیز سمجھ کر اسے پھینک دے گا۔ ہو سکتا ہے کوئی جوہری اسے دیکھ لے اور اس پتھر کی قدر و قیمت سے واقف ہونے کی وجہ سے اسے اٹھالے اور بھاری قیمت میں فروخت کر کے اس سے نفع اٹھائے۔

یہ نکتہ زندگی کے ہر پہلو میں کام آتا ہے۔ سب سے زیادہ تو یہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے سلسلہ میں کام آتا ہے۔ جسے یہ تو معلوم ہے کہ خدا موجود ہے لیکن اس کی صفات سے وہ آگاہ نہیں ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکے گا جو ایسا شخص اٹھا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کا ادراک رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو بے شک اس سے ویسا ہی سلوک کرے گا جیسا کہ وہ بالعموم اپنی ساری مخلوق سے کرنا چاہتا ہے۔ اور کرتا بھی ہے۔ لیکن یہ شخص خود اپنے آپ کو کئی باتوں سے محروم کر لے گا۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو جانتا تو اس کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا۔

مذاق کے رنگ میں کوئی یہ کہدے کہ اسے جنت کی کیا پرواہ ہے تو اور بات ہے لیکن جو شخص جنت کی حقیقت کو جانتا ہے اور جسے معلوم ہے کہ وہی نعماء کی جگہ ہے۔ خوشیوں کا مقام ہے۔ سکون اور راحت بخش ہے وہ تو اس کی خواہش بھی کرے گا اور اس کے حصول کی کوشش بھی۔ اور جو شخص یہ جانتا ہو کہ جنت اور اس کی تمام نعماء کا اصل منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ جنت کی خواہش سے پہلے خدا کے حصول کی خواہش بھی کرے گا اور کوشش بھی۔ خدا مل جائے تو جنت بھی مل گئی اور جنت کی نعماء بھی، لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل کرے۔ اس کے دل میں قدر و قیمت پیدا ہو اور پھر وہ حصول کی کوشش میں لگ جائے۔

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔

"اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔ جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے۔ جس کی طرف تردد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے) ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے، مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے، اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے، جس قدر قرب الٰہی ہو گا۔ لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے گھروں کو ان خوشیوں سے بھر دے جو اسی میں ملتی ہیں اور جن سے پرے کوئی خوشی نہیں۔

اگرچہ دیر کی ہے بات لیکن اب بھی لگتا ہے
کہ اُس جلسہ کی یادیں آج بھی مسرور رکھتی ہیں
خدا جانے وہ کیا انداز تھا سننے سنانے کا
ہُوئیں جو ان سے باتیں وہ مجھے مسحور رکھتی ہیں

ابوالاقبال

O

دنیا کے بدلتے ہوئے اطوار کو دیکھو
اپنوں پہ نظر رکھو نہ اغیار کو دیکھو

پہچان نہ پاؤ گے خد و خال سے مجھکو
تم میرے تشخص، مرے افکار کو دیکھو

اس گھر کے در و بام بہت خوب ہیں لیکن
ہمسائے کی گرتی ہوئی دیوار کو دیکھو

انسان کی فطرت ہی کے پہلو ہیں یہ دونوں
دیکھو نہ مرا غصہ، مرے پیار کو دیکھو

ناکام طبیبوں کی کہانی نہ سناؤ
بن پڑتا ہے کچھ تم سے تو بیمار کو دیکھو

جلتے ہیں دیے راہ میں ہر گام پہ لیکن
بنتی ہے اگر روک تو دیوار کو دیکھو

میں اپنے محلے میں تو معروف نہیں ہوں
پوچھو نہ مرا ان سے بس اخبار کو دیکھو

پھندے کے لئے ناپ رہے ہو مری گردن
دینی ہیں سزائیں تو سزاوار کو دیکھو

اپنا تو چمکتا ہے ستارہ سرِ افلاک
غیروں کے مقدر کی شب تار کو دیکھو

یہ جرأتِ انکار نسیم ان کی دعا ہے
اب انکا اثر اور مرے آثار کو دیکھو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۱۹

ایڈز کا کامیاب علاج۔ سلیشیا کے حیران کن اثرات اور دیگر ادویہ کا تذکرہ

حاد اور مزمن ادویہ کے جوڑ معلوم کرنے سے احمدی تحقیق کا نیا باب کھولیں

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہومیو پیتھک کلاس مورخہ ۷۔جون ۱۹۹۴ء میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۷ جون۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۱۹ کے دوران شہد اور ہومیو پیتھی کی اہم ادویہ کا ذکر فرمایا۔

ایپس میلیفیکا Apis Mellifica

یہ شہد سے بنی ہوئی دوا ہے۔ شہد کی مکھی کی شفا کے تین مادے ہیں۔ فرانس میں ایک تحقیق ہو رہی تھی کہ جو مختلف کیڑے مکوڑے Insects ہیں ان کے ساتھ کس قسم کے بیکٹریا چمٹے ہوتے ہیں عمومی ہیں یا کوئی خاص۔ ہر انسیکٹ کے ساتھ جراثیم دریافت ہوئے مگر شہد کی مکھی کے ساتھ کوئی جراثیم نہ ملے۔ وہ کلیتہً شفاف اور صاف ستھری پائی گئی۔ پھر یہی موضوع تحقیق بن گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ شہد کے چھتے کے ارد گرد مکھی کوئی چیز لگاتی ہے۔ ہر دفعہ جب آتی جاتی ہے اس پر پاؤں ٹکا کر اڑتی ہے اور واپس آکر بھی پاؤں اس پر لگا کر پھر چھتے میں داخل ہوتی ہے۔ چھتے کی دہلیز پر جو دوا لگی ہوتی ہے وہ ایک مادہ ہے جسے پاپولس کہتے ہیں اس میں حیرت انگیز جراثیم کش مادے پائے جاتے ہیں۔ کوئی ارتقاء Evolution اس کا حل نہیں پیش کر سکی۔ سوائے اس کے کہ یہ کیا جائے کہ اللہ نے حکم دیا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا احمدیوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے ایک شہد کی ہی مکھی ہے جو یہ کام کرتی ہے۔ عام مکھی جو بیماریوں کا ذریعہ ہے اسے وحی کا درجہ عطا نہیں کیا گیا۔ شہد کی مکھی جو رس چوستی ہے اس میں یہ اپنا لعاب شامل کرتی ہے زبان پر اس رس کو لے کر بار بار زبان پر ملتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک قطرہ کا ایک ذرہ رہ جاتا ہے۔

پاپولس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو علم تھا۔ آپ کو شہد پر تحقیق کا بڑا شوق تھا۔ آپ ڈنمارک تشریف لے گئے تو شہد کی مکھی کا ایک فارم دیکھنے گئے جس شخص کا یہ فارم تھا اسے پاپولس کا بڑا جنون تھا۔ اس نے ایک بڑا فارم بنایا ہوا تھا۔ اس شخص نے پاپولس کے ذریعے نظام شفا پر ایک مضمون لکھا۔ پھر وہ ربوہ میں بھی آئے ان کی دعوت ہمارے گھر پر ہوئی۔ صرف ایک دفعہ زندگی بھر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے مجھے خاص طور پر کہا تھا کہ تمہارے گھر دعوت ہو گی۔ شاید مقصد یہی تھا کہ مجھے اس بارے میں علم ہو جائے۔ ان کے ساتھ ایک اور دوست تھے وہ دونوں اور حضرت امام جماعت الثالث اور میں (حضرت امام رابع) کل چار افراد مدعو تھے۔ اس دعوت میں جو باتیں ہوئیں اس سے مجھے اس بارے میں علم ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کا ایک بار میں نے خود تجربہ کیا۔ عام نزلہ زکام Hay fever میں اچھی اور مفید دوا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک مریض کا ناک گل گیا تھا۔ ہر جگہ علاج ہو چکا تھا۔ طبی بھی اور ایلو پیتھک بھی مگر ہر جگہ ناکامی ہوئی۔ اوپر سے گلابی کچا سا رنگ ہو گیا تھا۔ اور یہ اندر سے گلتا جا رہا تھا۔ اسے میں نے پاپولس کا ایک کیپسول دیا۔ ہفتہ دس دن کے اندر اندر ناک بالکل ٹھیک ہو گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ دوا گہرے اور کرانک زخموں میں مفید ہے۔ نزلہ زکام میں جب جسم میں گرمی ہو۔ لگتا ہے سارا جسم سینک دے رہا ہے۔ تاہم نزلہ کے دائمی مریض کو گرمی پیدا کرنے والی دوائیں فائدہ دیتی ہے۔ ان کے لئے سلفر یا آئیوڈم مفید ہے۔

آئیوڈم Iodum

یہ آئیوڈین سے بنی دوا ہے۔ اس کی خاص علامات یہ ہیں کہ جسم میں گرمی اور بھوک لیکن اس کے باوجود پتلا رہتا ہے۔ بلکہ سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ گلہر Thyroid بڑھ جانے سے آئیوڈم مفید رہتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ مریض کو گرمی لگتی ہو۔ جو کھاتا ہے انرجی بن کر نکل جاتا ہے۔

سلفر سے صرف کناروں پر سینک پیدا ہوتا ہے۔ جسم سے سینک نہیں نکلتا۔ کناروں پر ہاتھ یا پاؤں کے تلووں پر یا سر کی چوٹی پر ہاتھ لگانے سے گرمی محسوس ہوتی ہے پسینہ آتا ہے اس میں بدبو بھی ہوتی ہے آئیوڈم میں یہ علامات نہیں۔ اس میں خشک سینک سارے جسم میں ہوتا ہے۔ بچہ ہو تو وہ اوور ایکٹو ہو جاتا ہے۔ اس سے ملتی جلتی علامات میں اگر نزلہ ہو جائے تو آئیوڈم بہت اچھی دوا ہے۔

تھائیرائڈ کے لئے کلکیر یا فلور Calcarea fluorica بہت مفید ہے۔ اگر اوپر بیان کردہ علامتیں نہ ہوں جسم فربہ ہو تو عام طور پر کلکیر یا فلور بے سیلی نم Bacillinum کے ساتھ دینا مفید ہوتا ہے۔

گلہڑ کا علاج ہمارے ایک معلم مولوی اسماعیل صاحب تھے۔ ان کو گردن پر گلہڑ تھا یہ ہر وقت اس پر رومال لپیٹے رکھتے تھے جس سے گلہڑ چھپا رہتا تھا۔ ایک دفعہ ان کو بواسیر کی تکلیف ہوئی۔ میں نے کلیریا فلور ۱۰۰۰ میں دی۔ اس کے بعد ۴۔ ۵ دن غائب رہے۔ شدید بخار ۱۰۵۔ ۱۰۶ تک ہو گیا۔ لیکن ہمت والے آدمی تھے دوسرا علاج کرانے سے صاف انکار کر دیا۔ جان گئے کہ یہ دوا کا رد عمل ہے۔ چھٹے ساتویں دن بخار اتر گیا۔ میرے پاس آئے میں نے پوچھا کیا حال ہے آنکھوں میں شرارت سی تھی۔ کہنے لگے بواسیر بھی ٹھیک ہو گئی اور یہ گلہڑ بھی۔ کپڑا ہٹایا تو گلہڑ اتنی تیزی سے گھلا ہوا تھا کہ اس کی تھیلی سی باقی رہ گئی تھی گلہڑ ختم ہو گیا تھا۔ پھر ایک دو سال میں یہ بھی غائب ہو گیا۔ میں نے تو بواسیر کی دوا دی تھی۔ چنانچہ پھر پوٹنسی کم کر دی۔ گلہڑ کو احتیاط سے کم کرنا چاہئے۔ بعض اوقات یہ ٹوبرکل مادے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس سے جو Toxio ریلیز ہوتا ہے وہ بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اتنی ہی دوا دینی چاہئے کہ یہ مادہ پیشاب سے آہستہ آہستہ خارج ہو جائے۔ اس کا دوسرا خطرہ دل پر حملے کا ہوتا ہے۔ اس لئے میں گلہڑ کے علاج کے ساتھ بے سیلی نم ضرور دیتا ہوں۔ اس میں مریض دل گھٹنے کی شکایت کرتا ہے۔ بے سیلی نم کی احتیاط یہ لکھی ہے کہ بعض اوقات اس کے غلط استعمال سے دل کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس سے میں ڈر گیا تھا۔ پھر تجربہ سے یہ بات سمجھ آئی کہ دل کو قطعاً کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہاں کوئی زہریلا مادہ ہو تو اس کے اخراج سے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا دل پر اثر ہے۔

ایپس میلیفیکا شہد کا تضاد ہے۔ اسے ہومیو پیتھک طریق پر استعمال کریں تو شہد کے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اس کی شفا کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ بہت گہری بیماریوں میں بھی استعمال کر کے دیکھا ہے۔ اس میں گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اور کسی قیمت پر برداشت نہیں ہوتی۔ عورت جب کھانا پکائے آگ کے سامنے جائے تو تکلیف اور وحشت بڑھ جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنکھوں کی بیماریوں میں ایپس بہت نمایاں ہے۔ آنکھوں میں باغیانہ شدت پائی جائے لگتا ہے گوشت ابل رہا ہے۔ گردے کی بیماریوں میں آنکھوں کے اندر کوئی شدت نہیں ہوتی گویا کہ اس میں پانی بھر گیا ہے۔ کئی مریضوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ان کے گردے خراب ہیں جب علاج شروع کیا تو تکلیف سامنے آتی ہے۔ اگر وقت پر علاج نہ ہو تو ایسا مرحلہ آجاتا ہے کہ گردے فیل ہو جاتے ہیں۔

یہ دوا جوڑوں کے دردوں میں بھی بہت مفید ہے۔ جسم پر ریش Rash نکلتے ہوں اس کا بھی یہ علاج ہے۔ گرمیوں میں جو گرمی دانے نکلتے ہیں اس کا علاج بھی اس میں پلسٹیلا کے ساتھ یا بیلاڈونا کے ساتھ ملا کر دیں۔

اس کی خاص علامت ورم ہے۔ شہد کی مکھی نے کاٹا ہو۔ ورم نرم ہو۔ ڈبل روٹی والی۔ ورم سخت نہ ہو۔ بعض لوگوں کو ورم کا پیڑا سا بن جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں سر کا خول چھوٹا رہ جاتا ہے اندر سے دماغ بڑھتا جاتا ہے ایسے میں ایپس کی دو علامتیں خاص ہیں۔ آنکھیں سکڑتی ہیں۔ ایسے بچوں کی آنکھ میں نقطہ سا دکھائی دیتا ہے۔ سوتے میں بعض اوقات بہت تیز دردناک چیخ مارتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا دباؤ مستقل نہیں۔ کبھی کبھی سخت دباؤ ہوتا ہے۔ اسے اگر ایپس دیں گے تو ٹھیک نہ ہو گا۔ یہ وقتی اثر کی زیادہ دوا ہے۔ خصوصاً دماغی حصوں میں۔ لانگ ٹرم اثر نہیں کرتی۔ صرف فوری فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا متضاد ہے سلیشیا۔ Sili cea یہ ایپس کا کرانک بھی ہے۔ سلیشیا X۶ میں یا اونچی طاقت میں دیں۔ چھوٹی طاقت میں زیادہ مفید ہے۔

سلیشیا کا معجزانہ حیران کن اثر

سلیشیا کا فعل سب دواؤں سے عجیب ہے مگر اتنا قطعی ہے کہ ایلو پیتھک ادویہ کے پاس وہ علاج ہی نہیں۔ ایک مریض نے سوئی نگل لی۔ انتڑیوں میں جا کر سوئی پھنس گئی۔ اسے سلیشیا دی گئی تو

سوئی جسم سے باہر آگئی۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) چوٹی کے سرجن ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسے سوئی والے کیس میں آپریشن خطرناک تھا۔ اسے سلیشیا شروع کروادی گئی۔

سوئی نے انتڑیاں پار کیں۔ چربیاں پار کیں۔ اور جسم سے باہر آگئی۔ ایسے کیس اتنی دفعہ سامنے آئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ نے کیسا نظام رکھا ہے روح کو سارے کمپیوٹر کے نظام چلانے اور نظام چننے کا اختیار دے دیا ہے۔ جسم کا آخری کنٹرول روح کے پاس ہے۔ لاشعور میں روح کا جوڑ ہے وہاں سے یہ سارا کارخانہ چل رہا ہے۔ اگر روح کو پیغام مل جائے کہ خطرہ اس طرح ہے تو اس کا علاج ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ میرا نظریہ ہے اور اس پر میرا ذہن مطمئن ہے۔ اس کی کئی مثالیں میں نے دیکھی ہیں۔

جن بچوں کو سلیشیا دی گئی ان کے بارے میں رپورٹ یہ ہوتی تھی کہ ایک سائڈ سر کی نرم ہوئی پھر دوسری سائڈ نرم ہوئی اور پانی نکلنا شروع ہو گیا بعض اوقات کان سے اور بعض کیسز میں آنکھوں سے پانی نکلا۔ اتنا زور ہے نکلا کہ فوارے کی طرح آنکھ سے پانی جاری ہوا اور سر ٹھیک ہو گیا۔

اس دوا سلیشیا کا اتنا اثر ہے کہ ڈاکٹر کینٹ نے وارننگ دی ہے کہ اگر دل میں گولی اٹکی ہوئی ہے یا پھیپھڑے میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں پر بڑی شریان بالکل قریب ہے تو اس صورت میں سلیشیا نہ دیں کیونکہ شریان پر اثر ہو گا۔ یہ دوا بیرونی چیزوں کو جسم میں برداشت نہیں کرتی۔ اس کو کوئی بھی بیرونی مادہ جسم سے باہر پھینکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایڈز کا کامیاب علاج حضرت صاحب نے فرمایا اس دوا کو ایڈز میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ایڈز میں جسم کا دفاع سیل Seal ہو جاتا ہے۔ جرثومہ اس کے اندر بیٹھ جاتا ہے۔ ایڈز کا جرثومہ ایک باہر کی چیز ہوتا ہے۔ جیسے کسی ملک کے دفاع پر بیرونی امداد قبضہ کر لے۔ ایسی صورت میں بہت اونچی طاقت میں سلیشیا دی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایڈز کے کامیاب علاج میں میں نے افریقہ' امریکہ اور انگلستان میں ۵ مریضوں کو یہ دوا دیکر تجربہ کیا ہے پانچوں خدا کے فضل سے شفایاب ہو گئے۔ اور ڈاکٹری رپورٹ کو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک چوٹی کے امریکہ کے سرجن ڈاکٹر آفتاب صاحب ہیں پورٹ لینڈ میں۔ انہوں نے ایک جلسے کی تقریر میں مجھ سے یہ علاج سنا۔ انہوں نے ایک آپریشن کیا پتہ لگا کہ مریض کو ایڈز ہے ان کو اور تو کوئی علاج سمجھ نہ آیا انہوں نے سلیشیا کی خوراک دے دی۔ مریض دو تین دن میں نارمل ہو گیا۔

اسی طرح ایک مریض ایڈز کے آخری کنارے پر تھا۔ اس کو یہ دوا دی گئی۔ مگر اس کے بعد کوئی جواب نہ آیا یہ ہندوستان کا مریض تھا وہاں واپس چلا گیا تھا۔ کہ اپنے گھر جا کر مرے۔ تین چار مہینے کے بعد ایک دن بڑا ایکسائیٹڈ Excited فون آیا کہ اسے خدا کے فضل سے صحت ہو گئی ہے۔ اس مریض کو زندگی کی امید نہ رہی تھی۔ ہر وقت بے زار اور غصے میں رہتا تھا۔ بد مزاجی بے چینی اور بے قراری تھی۔ تین چار ماہ بعد وہ واپس آیا تو اچھا موٹا تازہ ہٹا کٹا تھا۔

اس کی ماں اس کے لئے دوا لے کر گئی تھی اس نے بتایا کہ جب یہ دوا دی تو وہ دوسرے دن ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ سب حیران رہ گئے۔ بھوک لگنے لگی۔ کھانا ہضم ہونے لگ گیا۔ اچھی بھلی صحت ہو گئی۔

انگلستان میں ایک کیس تھا۔ ایک عورت جس کی شادی ہوئی اسے ایڈز تھی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اسے ایڈز ہے۔ اسے دوا دی گئی۔ کہا گیا کہ ازدواجی تعلقات قائم رکھو کوئی خطرہ نہیں۔ اسے حمل ہوا۔ تمام وقت اچھا گذرا۔ حمل کے دوران ایڈز کے مریض پر بہت دباؤ ہوتا ہے۔ پورے ٹسٹ لئے جاتے رہے۔ بالکل نارمل تھے۔ تاہم اکیڈمک انٹرسٹ کی خاطر پورے ٹسٹ کئے جاتے رہے۔ ٹھیک ٹھاک بچے کی پیدائش ہوئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا جن کو ایڈز ہو ان کو یہ دوا دی جائے اور پھر انسٹی ٹیوٹس میں داخل کروا کر ان کے ٹسٹ کروائے جائیں۔ جب ایچ آئی وی مثبت +H.I.V ہو اور اس کی تحریر موجود ہو۔ پھر دوا استعمال کرا کے اس کا فائدہ معلوم کیا جائے۔ اس سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچتا ہے تو کیوں نہ فائدہ پہنچایا جائے۔ تاہم لمبے تجربے سے پتہ لگے گا کہ کتنا فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے ایڈز کے علاج کے لئے سلیشیا کی خوراک یہ بیان فرمائی۔

ایک خوراک CM میں۔ دس پندرہ دن کے بعد دوسری پھر ایک ماہ کے بعد تیسری خوراک۔ پھر دو ماہ کے بعد ایک خوراک دی جائے۔ اگر اثر ہو تو ایک ہی خوراک فوری فائدہ دے گی۔ جو فوری اثر دکھائے گی وہ مریض کی طبیعت کی وجہ سے ہو گا۔ خدا کرے کہ اس سے بنی نوع انسان کو فائدہ ہو۔

حاد اور مزمن کا جوڑ حضرت صاحب نے فرمایا سلیشیا ایپس کا کرانک Chronic کہلاتی ہے۔ یعنی یہ ایپس کا مزمن ہے۔ اس کے مقابل پر حاد یعنی Acute ہے۔ یعنی ایسی چیز جو فوری اثر کرے مثلاً ایکونائیٹ ہے۔

مزمن یعنی Chronic جو جلد اثر کرے۔

ایسی ادویہ کے جوڑ معلوم کریں اور سمجھ کر علاج کریں تو کوئی مشکل نہیں۔

نیٹرم میور Natrummur بعض دفعہ پاگل پن میں استعمال ہوتی ہے۔ برائیونیا اس کا حاد ہے۔ ایسی عفونتی بیماریوں میں جب جسم کے اخراجات بند ہو جائیں ان میں برائیونیا Bryonia مفید ہے۔ بعض اخراجات مفید ہوتے ہیں۔ وہاں برائیونیا نہیں بلکہ نیٹرم میور دیں۔ جوڑ ملائیں تو پھر بات کھل جاتی ہے۔

احمدی تحقیق کریں حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ مختلف تجارب سے دواؤں کے اندرونی جوڑ سامنے آتے ہیں۔ تحقیق کا یہ ایک نیا باب ہے احمدی اس باب کو کھولیں اور تحقیق کریں کہ ہر مادہ کا مزمن کیا ہے اور کیوں ہے؟

ایپس میلیفیکا Apis Melifica

آنکھوں کی سوزش میں جب آنکھوں سے کچا گوشت ابھرتا دکھائی دے مفید ہے۔ اگر ایپس کام پورا نہ کرے تو نیٹرم میور کام کرتی ہے۔ لیکن جوڑوں کا پتہ لگنا چاہئے کہ کہاں ہے اور کیوں ہے۔ تشنجی علامتوں میں ایپس نمایاں ہے۔ اوپیم Opium نمایاں ہے۔ جو زیادہ افیم استعمال کرتے ہیں ان کو پاؤں یا ٹانگوں میں تشنج ہوتا ہے جسے کڑل پڑنا کہتے ہیں۔ ایپس میں تشنج ہے۔ بعض اوقات یہ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ دم نکل جاتا ہے۔ اس کے تشنج کا الرجی سے بھی تعلق ہے۔ اس کو گرمی سے نقصان ہوتا ہے۔ اور سردی سے آرام آتا ہے۔

بیلا ڈونا Belladona بھی اس کا علاج ہے۔ یہ روزمرہ کا علاج ہے گہرا لمبا اثر نہیں رکھتا۔ ایپس بھی علاج ہے۔ اور اوپیم اس سے بڑھ کر علاج ہے۔ بیلاڈونا سے وقتی فائدہ ہو تو ایپس نیم کرانک اثر کرتی ہے۔ ایپس لمبی بیماریوں اور مختصر کے درمیان واقع ہے۔ عین ممکن ہے کہ ایپس کے بعد سلیشیا کی ضرورت پڑے۔ جہاں ایپس کھڑی ہو جائے وہاں سلیشیا دیں۔

ایپس میں ہذیان پایا جاتا ہے۔ اوپیم کے ہذیان میں اور ایپس کے ہذیان میں فرق ہے۔ اوپیم گہری نیند اور بے چینی ہے۔ بظاہر بے ہوشی ہے مگر بے ہوشی میں تکلیف دہ خوابیں اور خیالات آتے ہیں۔ اوپیم کا مریض چیختا نہیں۔ اوپیم کی علامت میں آنکھ کا سکڑنا ہے۔ ایپس میں آنکھ دونوں طرف سے برابر سکڑتی ہے۔ اوپیم میں عموماً ایک آنکھ پھیل جاتی ہے ایک سکڑ جاتی ہے۔ یہ عموماً سٹروک Stroke ہو تو پھر ہوتا ہے ایک طرف کوئی خون کا لوتھڑا Clot بنا ہوتا ہے۔ اگر ایک آنکھ سکڑے اور ایک پھیلے تو اوپیم ضروری ہے۔ آرنیکا Arnica کے ساتھ اس کو ملانا مفید ہو گا۔ آرنیکا میں ویسے یہ علامت نہیں ہے۔ یہ بتا رہا ہے کہ کلاٹ دماغ میں بنا ہے۔ کلاٹ اس کے مزاج میں ہے۔ عام طور پر ۱۰۰۰ طاقت میں آرنیکا اور اوپیم ملا کر دی گئی تو کینسر کے گئے گزرے کیسوں میں بھی شفا ہو گئی۔ کینسر میں بعض اور ادویہ بھی استعمال ہوتی ہیں۔

شذرات

اسرائیل پانی کی چوری

اقوام متحدہ کے ایک ادارے اکنامک اینڈ سوشل کمیشن برائے جنوبی ایشیا نے جس کا مرکز عمان میں ہے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ لبنان کے دو دریاؤں سے بڑی منصوبہ بندی اور خاموشی کے ساتھ پانی چوری کر رہا ہے جس کے نتیجے میں لبنان اور فلسطینی علاقوں میں پانی کی کمی پیدا ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل سالانہ ۲۱۵ ملین کیوبک میٹر پانی لبنان کے دو دریاؤں دریائے لیتانی اور دریائے وزانی سے چوری کر رہا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل نے لبنان پر دو دفعہ ۱۹۷۸ اور ۱۹۸۲ء میں حملہ کیا۔ اگرچہ اس کی فوجیں واپس ہٹ گئیں لیکن جنوب میں ۱۵ کلومیٹر چوڑا ایک علاقہ اس نے نہیں چھوڑا۔ اسرائیل نے ۱۹۷۸ء میں دریائے لیتانی کا پانی استعمال کرنا شروع کیا۔ اس مقصد کے لئے اس نے پمپ لگائے جو سالان ۱۵۰ ملین کیوبک میٹر پانی دریا سے نکالتے ہیں۔ اور اسی طرح دریائے وزانی سے جو پانی چوری کیا جا رہا ہے۔ اس کی مقدار ۶۵ ملین کیوبک میٹر سالانہ ہے۔

۱۹۸۲ء میں لبنان پر حملے کے بعد اسرائیل نے ۱۸ کلومیٹر طویل ایک سرنگ کھودی جو دریائے لیتانی کو اسرائیل سے ملاتی ہے۔ اس رپورٹ میں دیگر عرب مقبوضہ علاقوں سے بھی اسرائیل کو پانی چوری کرنے کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل میں استعمال ہونے والے پانی کا ۳۰ فیصد مقبوضہ ساحلی علاقے گولان کی پہاڑیوں سے آتا ہے۔ جہاں سالانہ بارش ۱۵۰۰ ملی میٹر تک ہوتی ہے۔

اسی طرح سے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں زیر زمین پانی کو اسرائیل اس تیزی سے استعمال کر رہا ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح نمایاں حد تک گر گئی ہے۔ اس رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر اس سلسلے کو نہ روکا گیا تو دس سال کے عرصے میں زیر زمین پانی ناقابل استعمال ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے۔ واقف زندگی

لباس میں سادگی

سیدنا حضرت امام جماعت الثانی کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک جدید کے بنیادی مطالبہ سادہ زندگی کے ذیل میں کھانے میں سادگی کا حصہ بھی ہے۔ چونکہ اس اہم مطالبہ کو پورا کئے بغیر ہم اشاعت دین حق کے عظیم الشان نصب العین میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہر احمدی کے لئے اس کی تفاصیل مستحضر رکھنا از بس ضروری ہے۔ اب اس مطالبے کا دوسرا حصہ یعنی "لباس میں سادگی" حضرت امام جماعت الثانی کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق سعید بخشے۔

(۲) جوں جوں انسانی رجحان مادہ پرستی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کے مطابق عوام کے دلوں میں لباس کی نمائش کا شوق شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنی جماعت کو اس سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے لباس میں سادگی اختیار کرنے کی تحریک بھی فرمائی چنانچہ اس ضمن میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بین فرق ہے امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے کہیں میلا نہ ہو جائے اور اس طرح وہ غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے یہ خیال رہتا ہے کہیں اس پر دھبہ نہ پڑ جائے کہیں اس پر داغ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا۔ اس کے مقابلہ میں اس شخص کو میں زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں اور وہ ان کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت اور غربت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے۔ جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کا محرک ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنے پیدا کرنے والا ہے۔ خواہ اس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں پس یہ ہدایت بھی کوئی وقتی ہدایت نہیں بلکہ مستقل ہدایت ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے انسانوں میں سے تفرقہ دور ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ ۴۔ فروری ۱۹۴۸ء)

لباس کے تکلفات اور شہری دیہات میں بسنے والے تو بہت حد تک لباس میں تکلفات سے پاک ہوتے ہیں۔ البتہ شہری آبادی میں یہ مرض عام ہے۔ اس لئے شہریوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان الفاظ میں خطاب فرمایا۔

"شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو لیکن عام طور پر لباس کے معنے زینت سے نکل کر فخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بناتے ہیں"

(خطبہ ۴۔ فروری ۱۹۴۸ء)

عورتیں اور لباس مردوں کے مقابل عورتوں میں یہ بیماری کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ان کو بھی توجہ دلائی جائے چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی نے اس بارہ میں فرمایا۔

"عورتوں میں خصوصاً اعلیٰ لباس کی بہت پابندی ہوتی ہے اور اس میں ان کی طرف سے بڑے بڑے اسراف ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بعض گھر عورتوں کے لباس اور زیور کی وجہ سے ہی برباد ہو گئے ہیں انگریز اقتصادی لحاظ سے بہت بڑی محتاط قوم ہے۔ ان میں بھی عورتوں کے لباسوں کے اخراجات کی وجہ سے بڑے بڑے امراء تباہ ہو جاتے ہیں"

(خطبہ ۴۔ فروری ۱۹۳۸ء)

گوٹہ کناری عورتوں کے کپڑوں سے بھی شاید زیادہ اخراجات ان کے فیتوں اور گوٹہ کناری پر ہو جاتے ہیں۔ اسے روکنے کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

"کپڑے خواہ کتنے گراں ہوں ایک عرصہ تک کام دے سکتے ہیں مگر فیتے لباس پر صرف ٹانکے جاتے ہیں اور ہر روز بدلے جا سکتے ہیں اس لئے ہر نئے فیشن کو دیکھ کر عورتیں ریجھ جاتی ہیں اور نیا فیتہ خرید کر پہلے فیتہ کی جگہ لگا لیتی ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ کپڑوں پر اتنی قیمت نہیں لگتی جتنی کہ ایک فیشن پرست عورت کے فیتوں پر کیونکر فیتے بدلے جاتے ہیں"۔

(خطبہ ۴۔ فروری ۱۹۳۸ء)

عبادت الٰہی روک لباس کے فیشنوں اور تکلفات سے ایک طرف اگر مادی نقطہ نگاہ سے نقصان ہے تو دوسری طرف عبادت الٰہی میں وہ روک بن جاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اس بارہ میں فرمایا۔

"درحقیقت (دین حق) یہ چاہتا ہے کہ ہمارا دماغ تمام باتوں سے فارغ ہو اور یا تو وہ خدا کی یاد میں مشغول ہو یا بنی نوع انسان کی بہتری کی تدابیر سوچ رہا ہو اور حق بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں ہمہ تن مشغول ہو تو اسے یہ موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ لباس کی درستی کی طرف توجہ کرے ..... انسانی دماغ جب ایک طرف سے فارغ ہو تبھی دوسرا کام کر سکتا ہے اگر ہم اپنے دماغ کو ان چھوٹی باتوں کی طرف لگا دیں تو (دین حق) کی ترقی کے کام کب کر سکیں گے یہی وجہ ہے کہ (دین حق) نے لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے"۔

(خطبہ ۴۔ فروری ۱۹۳۵ء)

ہم اپنے محبوب امام کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف اپنی مالی حالت ہی سنبھال سکیں گے۔ بلکہ کئی کار آمد رجحانات کو اپنا لیں گے۔ جن میں سے سب سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر رجحان اشاعت دین حق کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ضمن میں کامیاب و کامران فرمائے۔

(الفضل ۱۸۔ جولائی ۱۹۶۵ء)

TECHNICAL MAGAZINE 93

IAAAE

International Association of Ahmadi Architects & Engineers,
H/Q Rabwah - (Pakistan)

نام کتاب: ٹیکنیکل میگزین ۱۹۹۳ء
سائز: بڑا
زبان: انگریزی
صفحات: ۸۰
چھاپنے والے: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجنیئرز۔ ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔ پاکستان
مطبع: سلور لنک کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ پریس لاہور

آرٹ پیپر پر چھپا ہوا یہ مجلہ احمدی انجنیئروں اور آرکیٹیکٹس کا ترجمان مجلہ ہے جس میں مضامین کے علاوہ ۸ صفحات پر مشتمل خوبصورت رنگین تصاویر بھی شامل اشاعت ہیں۔ مضامین پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ انجنیئر صاحبان تحریر کے میدان کے بھی شہسوار ہیں۔ جو مضامین شائع کئے گئے ہیں وہ ہیں۔ سائنس اور قرآن از انجنیئر سید مولود احمد' نیوکلیئر پاور جنریشن از انجنیئر منور مرزا' سلپ فارمنگ کے لئے کنکریٹ کے انتظامات از انجنیئر منیر احمد خان' پراجیکٹس کے مالی انتظامات از انجنیئر عبدالحفیظ گوندل' ڈیجیٹل سوئچنگ سسٹم از انجنیئر سید محمود احمد' ہاتھ یا کمپیوٹر کی مدد سے ڈیزائن سازی از ڈاکٹر مبشر احمد' سول انجنیئر اور ماحولیات از انجنیئر سہیل احمد مرزا' کمیونٹی واٹر سپلائی از انجنیئر اظہر محمود ناصر' ہائی ویز اور سڑکوں کا انفراسٹرکچر از انجنیئر طاہر احمد خان' گرین ہاؤس ایفیکٹ از انجنیئر مظفر احمد۔

اس مجلے کے مدیر منتظم کے فرائض محترم محمود مجیب اصغر صاحب صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی کے سپرد ہیں۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ہماری جماعت کے جانے پہچانے اہل قلم ہیں ان کے کئی مضامین اور کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی محنت اور کاوش اس مجلے کے ہر صفحے سے عیاں ہے۔ مجلے کے آغاز میں چیئرمین کی سالانہ رپورٹ کی اہم باتیں بیان کی گئی ہیں مجلے کی تصاویر میں احمدیہ بیوت الذکر کی تصاویر سب سے اہم ہیں۔ اور ان بیوت الذکر کے نقشے بنانا جماعت احمدیہ کی اس تنظیم کا اہم کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(ی۔س۔ش)

اگر روحانی ترقی کرنا چاہتے ہو تو میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو سننے کے لئے کان اور دل کھول کر بیٹھو۔ کیونکہ اگر کانوں اور دل پر پردہ ہو تو خدا تعالیٰ اپنی باتیں نہیں سناتا اور اپنی ہتک سمجھتا ہے کہ وہ نعمت دے اور لینے والا دروازے بند کر کے بیٹھا ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر حسن فتح الباب ——— مترجم- انعام الحق غازی

اسلام میں ثقافتی سفارت کاری کی بنیادیں

ثقافتی سفارت کاری کی بنیادیں

اسلامی سفارت کاری کا ایک بنیادی مقصد اور اہم ترین شاخ ثقافتی سفارت کاری ہے- ثقافتی سفارت کاری کا آغاز اس وقت ہوا جب حضرت مصعبؓ بن عمیر کو تعلیم و تربیت کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا گیا- اس کے بعد دمشق اور اندلس کے اموی عہد اور عباسی دور میں یہ خوب پروان چڑھی- ثقافتی سفارت کاری کا سرچشمہ بھی قرآن کریم اور حدیث نبوی ہی ہیں- مختلف ادوار میں اسلامی ریاست اور دیگر ممالک کے درمیان ثقافتی روابط کے آغاز یا فروغ کے لئے جو سفارتی سرگرمیاں دکھائی دیتی ہیں- ان کا منبع و اساس یہ ہے کہ مسلمانوں نے- قرآنی تعلیمات کی روشنی میں علم کو زندگی کا بنیادی عنصر بلکہ ریاست کی اساس سمجھ کر ثقافت کو معاشرے کا جوہری جزو قرار دیا اور سفارت کاری کو امن و آشتی اور علم و دانش کے فروغ کا ذریعہ بنایا-

مسلمان خلفاء اور حکمرانوں نے پیغام خداوندی کی روح کو اپنے اندر سمونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا ادراک بھی کیا تھا کہ علم کسی معاشرے کی تشکیل و تعمیر اور انسانی مستقبل کی ترقی کے لئے بے شمار راہیں کھول دیتا ہے- چنانچہ انہوں نے حصول علم کی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کیا تاکہ اس سے روئے زمین کا ہر فرد فیضیاب ہونے کے بعد دعوت اسلامی کو شعور اور عقلی گہرائی سے سمجھ سکے- اس سلسلہ میں ان کے سامنے رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ تھا جب غزوہ بدر میں آپ نے مشرکین کے قیدیوں کو اس شرط پر آزاد کیا کہ ہر قیدی دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے- غور سے دیکھا جائے تو یہ جان کے بدلے جان کا فدیہ والے اسلامی قانون جیسا ہی معاملہ ہے- دراصل جہالت انسان کی دشمن اور انسانیت کی قاتل ہے اس لئے جب کسی ریاست کی بنیادیں استوار کی جارہی ہوں تو انسانوں کو جہالت کی غلامی سے نکال کر انہیں علم و حکمت کے نور اور بصیرت سے آشنا کرنا لازمی ہو جاتا ہے-

نبی اکرم ﷺ جو دعوت لے کر آئے اس نے علم و دانش کے میدان میں انقلاب بپا کر دیا اسلام کی نظر مین علم اور اہل علم کی بڑی وقعت ہے' اس نے اہل علم کو انبیاء کے وارث اور معاشرے کے معزز ترین افراد قرار دیا ہے اسلامی نقطہ نگاہ سے کسی فرد کی قدر و منزلت کا معیار اس کا عمل اور فکری وسعت و عقلی بلندی ہے اسلام لوگوں کو حصول علم و حکمت کے لئے متعدد ذرائع اپنانے کی ترغیب دیتا ہے' فرامین الٰہی ہیں

ترجمہ- آپ کہئے کیا علم والے اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں؟

آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھادے-

اور ان مثالوں کو بس علم والے ہی لوگ سمجھتے ہیں

خدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں-

سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک ایک چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے- تاکہ باقی ماندہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جبکہ وہ ان کے پاس واپس آویں ڈراویں تاکہ وہ (ان سے دین کی باتیں سن کر برے کاموں سے) احتیاط رکھیں-

بلکہ قرآن کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت کی بنیاد ہی حصول علم کی اہمیت ہے:-

— — — —
— — — —
— — — —

ترجمہ- اے پیغمبر ﷺ آپ (پر جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے جس نے (مخلوقات) کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا- آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے) عطا فرماتا ہے اور ایسا ہے) جس نے (لکھنے پڑھوں کو) قلم سے تعلیم دی (اور عموماً) انسان کو (دوسرے ذرائع سے) ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا- ذات باری تعالیٰ نے قرآن میں ایک جگہ تو قلم کی قسم بھی کھائی ہے-(۲۰)

ترجمہ- قسم ہے قلم کی اور (قسم ہے) ان فرشتوں کے لکھنے کی (جو کاتب الاعمال ہیں) احادیث میں حصول علم کو فریضہ قرار دیا گیا ہے- ارشاد نبوی ﷺ ہے- حصول علم ہر مسلمان پر فرض ہے (۲۱) ایک اور حدیث میں ہے کہ "جب ابن آدم وفات پاجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے وہ یہ ہیں صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے" (۲۲) ایک اور فرمان نبویؐ ہے کہ اللہ جس سے بہتری چاہتا ہے اسے دین کا فہم عطا کر دیتا ہے (۲۳) اسلام جب علم کا لفظ استعمال کرتا ہے تو اس سے مراد دینی اور دنیاوی دونوں طرح کے علوم ہوتے ہیں- اس نے علم پر سوائے اخلاقی اور دینی مشروعیت کی قید کے کوئی اور حدود قیود نہیں لگائیں خلفائے راشدین کے عہد میں علم پوری دنیا میں دعوت اسلامی کی نشر و اشاعت کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی حکومت کے استحکام اور پھیلاؤ کا بھی سبب بنا- اسی مفہوم میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "سیادت و حکمرانی کرنے سے پہلے فہم و دانش حاصل کرو" خلفائے راشدینؓ اور تمام صحابہؓ کرام ارشاد نبویؐ کے بموجب ہدایت کے چراغ منبع علم اور سرچشمہ حکمت جو کہ علم کی انتہا ہے- تھے-

جن ادوار میں قیادت علم اور اہل علم کے ہاتھوں میں رہی ان میں اسلام کو بہت عروج حاصل ہوا اور جب امت میں بدعات اور خرافات جیسے کہ- اسرائیلیات وغیرہ ہیں در آئیں تو اسلامی ریاست انحطاط اور اضمحلال کا شکار ہو گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام علم تہذیب و تمدن اور ترقی کا دین ہے اور صحیح ایمان کی بنیاد ٹھوس علم پر ہے اور ہوتی ہے کیوں کہ دین اور علم جیسا کہ مشہور فلسفی ہکسلے کہتا ہے- دونوں لازم و ملزوم اور جڑواں ہیں- اگر ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے تو دونوں ہی کی موت واقع ہو جائے گی علم دین کے سائے میں پھلتا پھولتا ہے اور دین علم کے ذریعے اپنی سچائی ثابت کرتا ہے"-

ہربرٹ سپنسر نے درست کہا ہے کہ علم دین کے نام پر لوگوں میں پھیلی ہوئی اوہام پرستی کا دشمن ہے تاہم وہ اس سچے دین کا قطعاً مخالف نہیں ہے جس کو اوہام و خرافات کے ذریعے اکثر چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے-

بیکن نے کیا سچ کہا ہے کہ تھوڑا علم اللہ سے دوری اور علم کی فراوانی اللہ سے قرب کا سبب بنتی ہے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا شوق جستجو اسلام کے یہی سنہری اصول و مبادی تھے جنہوں نے اسلامی ریاست کو پہلے مدینہ اور پھر مکہ میں استحکام بخشا اور پھر وہیں سے ایک مضبوط اور نئی تہذیب نے دنیا کو اپنی آغوش میں لے لیا- مسلمانوں میں سائنسی جستجو اور علمی تحقیق کا شوق پیدا ہوا اور انہوں نے فطرت کائنات اور انسان کے اسرار و رموز سے آگہی کا بیڑہ اٹھایا قدیم مصنفین نے ایسے کئی حیران کن واقعات کا ذکر کیا ہے- جس میں ہمارے اسلاف نے وسائل سے تہی دامن ہونے کے باوجود کائناتی حقائق جاننے کے لئے خطرات میں بے خوف و خطر کود پڑنے سے بھی گریز نہیں کیا- حالانکہ نہ تو انہیں آج کی طرح وسائل اور ذرائع میسر تھے اور نہ ہی وہ ٹیکنالوجی فضائی ترقی اور مواصلاتی انقلاب کی برکات سے بہرہ مند تھے-

قرون اولیٰ میں علمی حقائق سے آگہی کی اس مہم جوئی میں خود عربوں کی فطرت کا بھی دخل رہا ہے کیونکہ عرب اپنی صحرائی نشوونما کی بدولت بنیادی طور پر سیلانی ہوتے ہیں مشکلات کی پرواہ کئے بغیر اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کا جذبہ ان میں بدرجہ اتم ہوتا ہے- اسلام نے ان کے اس جذبہ کو مہمیز دی اور انہیں علم ادب' فلسفہ' فن اور صنعت و حرفت کے میدانوں میں جستجو کی ترغیب دی- یہ دین اسلام کے فہم اور اس کے انسانیت پر مبنی پیغام کے ادراک ہی کا کرشمہ تھا- کہ اوائل دور میں فقہا سائنس دانوں اور فلاسفہ نے تحصیل علم میں ان تھک محنت سے کام لیا فہم قرآن کے لئے کی جانے والی جستجو کو مسلمان مقصد حیات اور توشہ آخرت گردانتے تھے-

حضرت ابوالدرداء کا درج ذیل قول اس حقیقت کی نشان دہی کرتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے کسی قرآنی آیت کا مطلب سمجھ مین نہ آئے اور مجھے پتہ چلے کہ برک انعماء (انتہائے یمن میں ایک ایسی جگہ کا نام ہے جو طویل فاصلے اور مشکل اور خطرناک راستے کی وجہ سے مثال بن گئی تھی) میں ایک شخص میری یہ مشکل آسان کر سکتا ہے تو میں وہاں جانے سے بھی نہیں ہچکچاؤں گا"

یہ وہ اعلیٰ آورش ہے جو علم و حقیقت کے طلبگار کا مطمع نظر حیات ہوتا ہے شعبی کا قول ہے اگر کوئی شخص حکمت و دانائی کا ایک لفظ سننے کے لئے انتہائے شام سے انتہائے یمن تک سفر کرے تو میرے خیال میں اس کا سفر ضائع نہیں گیا-

انسانی بھائی چارے کا ذریعہ

اسلام جب حصول علم کو فرض قرار دے کر اہل علم و دانش کو معاشرے میں اعلیٰ مقام و مرتبہ عطا کرتا ہے اور اللہ کے گھروں کو مراکز علم بنانے اور علم و حکمت کے راستے میں مصائب کی پرواہ نہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو وہ دراصل وہ اس حقیقت کو آشکار کرنا چاہتا ہے کہ علم ہی کسی فرد یا گروہ کو زندگی اور عقیدے کا صحیح شعور اور ادراک بخشتا ہے اسی کے ذریعے ایک قابل احترام فلاحی معاشرہ وجود میں لایا جا سکتا ہے بلکہ اسلام ایک قدم اور آگے بڑھ کر یہ بھی باور کرانا چاہتا ہے کہ علم کے ذریعے ہی ان رکاوٹوں کو دور کیا جا سکتا ہے جو انسانوں کے درمیان دیواریں کھڑی کر کے انہیں گروہوں اور فرقوں میں تقسیم کر دیتی ہیں-

اسلام کی نظر میں اقوام و قبائل کی تقسیم تو صرف شناخت کے لئے ہے انسانوں میں تفریق پیدا کرنے والی ان دیواروں کو منہدم کرنے کا ذریعہ مشترکہ انسانی علم و ثقافت کی ترویج اور افکار کا باہمی تبادلہ ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُطلاعات و اعلانات

جب ایک مسلمان کائناتی اور انسانی حقائق کی جانکاری کے لئے کمربستہ ہوتا ہے تو اس کی مڈبھیڑ نت نئے علاقوں افراد اور انسانوں سے ہوتی ہے یہاں وہ ایک طرح کی تنہائی کا شکار ہوتا ہے جس سے نکلنے کا واحد ذریعہ اسرار و حقائق سے آگاہی کی خاطر تعاون و بھائی چارے پر مبنی فکری ملاپ ہے۔ یہی فکری ملاپ مختلف بلکہ ایک دوسرے سے متنفر طبائع اور متناقض آراء و خیالات کو باہم قریب لاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانی فلاح کے لئے مشترک جدوجہد کرنے کی فضا پیدا ہوتی ہے اس باہمی ثقافتی لین دین کے سنہری اصول کا سرچشمہ بھی قرآن کریم کی ہی تعلیمات ہیں۔ اس اصول کے مطابق انسان کو مشترکہ اغراض کے حصول اور مادی و معنوی فوائد کے تبادلے میں ایک دوسرے تعاون کرنا چاہئے۔

(ترجمہ) وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا سو تم اس کے رستوں پر چلو (پھرو) اور خدا کی روزی میں سے کھاؤ (پیو) اور اس کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو اس کو روئے زمین پر جانے کی بہت جگہ ملے گی اور بہت گنجائش۔ اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کھڑا ہو کہ اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کروں گا پھر اس کو موت آ پکڑے تب بھی اس کا ثواب ثابت ہو گیا اللہ تعالیٰ کے ذمے۔ ثقافتی سفارت کاری ہی دعوت اسلامی کی ہی ایک شاخ اور امن کے پیغام کا جوہر ہے کیونکہ اس کا مقصد خالق کائنات کی غایت کو دلوں میں راسخ کرنا ہے اور یہ درس دینا ہے کہ علم کے معاملے میں انسان میں کوئی تفریق نہیں اور حق و صداقت عدل و انصاف اور آزادی کا بول بالا ہونا چاہئے۔

مسلسل سفارت کاری کے عمل کے نتیجے میں مختلف ممالک کے درمیان جو ثقافتی تبادلے وقوع پذیر ہوتے ہیں وہ انسانی گروہوں اور بین الاقوامی عمومی قانون کے افراد کے مابین اجنبیت کم کر کے تعلقات کو تقویت دینے کا سبب بنتے ہیں تنازعات حل کر کے امن و سلامتی کا ضامن بنتے ہیں کیوں کہ مادی اشیاء کے تبادلے جیسے تجارت اور معنوی تبادلے جیسے افکار کا تبادلہ دو ایسی چیزیں ہیں جو شکوک و شبہات دور کر کے انسانوں میں اشتراک عمل اور تعاون کی ایسی فضا قائم کرتے ہیں۔ جس کے سائے تلے عالمی امن پروان چڑھتا ہے اور بین الاقوامی خاندان کے افراد میں سماجی سیاسی اقتصادی اور عقیدے کے اختلاف کے باوصف مل جل کر رہنے کا موحول پیدا ہوتا ہے۔

(بشکریہ سہ ماہی مجلہ فکر و نظر اسلام آباد اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۳ء)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم شیخ فضل کریم صاحب فیصل آباد کا نکاح بہمراہ محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب (وفات یافتہ) دار الصدر شمالی ربوہ بعوض پچیس (۲۵۰۰۰) روپے حق مہر پر مورخہ ۹۴-۵-۳۰ کو بیت اللطیف دار الصدر شمالی ربوہ میں مکرم حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب (وفات یافتہ) ۲۳- جون کو وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دعا کروائی۔

اللہ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

خصوصی امتحان انصار اللہ بسلسلہ الخسوف و الکسوف

○ تمام ممبران مجلس انصار اللہ پاکستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ علم و فضل میں ترقی کرنے کے مرکزی لائحہ عمل کے امتحانی پروگرام۔ مرکزی امتحان سہ ماہی دوم ۱۹۹۴ء ایک خاص منفرد تاریخی نوعیت کا امتحان ہو گا۔ جو نشان عظیم الشان۔ خسوف و خسوف ۱۸۹۴ء کے سو سال کی تکمیل پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ لہذا زعماء کرام تمام انصار کی مقررہ نصاب کے مطابق امتحانی تیاری کرائیں اور سو فیصد انصار کی اس امتحان میں شرکت کو یقینی بنائیں۔

اس امتحان میں شامل ہونے والے تمام انصار کو اسناد جاری کی جائیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ انصار کو مرکزی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان- ربوہ)

اعلان داخلہ

(برائے سال ۹۵- ۱۹۹۴ء)

○ کالج آف کیمونٹی میڈیسن محکمہ صحت حکومت پنجاب' ۶- عبدالرحمان چغتائی روڈ (برڈوڈ روڈ) لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے :-

۱- سینٹری انسپکٹر- ایک سالہ کورس- اہلیت میٹرک سائنس- فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۲- لیبارٹری ٹیکنیشن- ڈیڑھ سالہ کورس- اہلیت میٹرک سائنس- فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۳- ڈینٹل ہائی جی نیٹ- دو سالہ کورس اہلیت میٹرک سائنس- فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۴- ڈائی ٹیشن- ایک سالہ کورس- ایف ایس سی (پری میڈیکل)

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۴- اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے- مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۹۴-۶-۲۷ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

انگریزی سیکھئے

○ انگریزی سیکھنے کا سہل اور آزمودہ آڈیو/وڈیو بی بی سی انگلش لینگوایج کورس "فالومی FOLLOW ME" روزانہ شام ۳۵-۴ پر پی ٹی وی ٹو پر نشر ہوا کرے گا۔ آپ گھر بیٹھے اس پروگرام سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

کورس کی کتاب اور کیسٹ بک سٹال سے یا "تنفا انٹرپرائزز Tanfah Enterprises" کراچی سے خرید سکتے ہیں۔ ان کا مکمل پتہ درج ذیل ہے۔

تنفا انٹرپرائزز
۵۵۱ یونی ٹاور آئی آئی چندریگر روڈ
کراچی ۷۴۲۰۰
فون نمبر 2415577 - 2415798
فیکس نمبر 5870532 (021)

(روزنامہ جنگ ۱۸- جون ۹۴ء ص ۲)

مرسلہ- ناظم امور طلبہ
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہئے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہو گا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس میں پھوٹ ہو گا۔ اسی وحدت کی بنیاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت اسی حال میں کر سکو گے جبکہ تم میں تنازع نہ ہو۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہو گی اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہو گی وہ نکل جاوے گی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ان کو اپنے اندر پیدا کرو تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہو کر وحدت کی روح پھونکے گی۔ پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہو تو صبر اور تحمل سے کام لو اور تنازع مت کرو اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔

(از خطبہ ۹- دسمبر ۱۹۰۴ء)

دِل کی امراض

درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کا روبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲- جولائی-1994ء
گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے آئرلینڈ میں ایوان نمائندگان اور سینیٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری کو چاہے کہ مصائب میں گھرے ہوئے کشمیریوں کو انصاف دلائے۔ انہوں نے کہا کہ آئرلینڈ نے کشمیر کے لئے انصاف مانگنے پر دنیا کی اقوام میں ممتاز حیثیت اختیار کرلی ہے۔ اور کشمیری عوام اور دنیا بھر کے لوگ اس خصوصی کردار کو بھلا نہیں سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آنے والے برسوں میں بوسنیا جیسی خاموشی کشمیر پر اختیار نہیں کی جانی چاہئے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم صدر لغاری کے استعفے کی منتظر ہے۔ وہ مستعفی نہ ہوئے تو اس سے ملک بدنام ہو گا۔ اعلیٰ ترین عہدے پر فائز شخص کو کرپشن کی اجازت دی گئی تو ہر آدمی کو کرپشن کا لائسنس مل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں احتساب کے لئے تیار ہوں کوئی الزام ہے تو سامنے لائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سردار آصف احمد علی کو غدار کہا گیا تو صحیح کہا گیا۔ ان سے اس سے بھی برا سلوک ہونا چاہئے۔ انہوں نے کشمیر کے متعلق کہا کہ موجودہ حالات میں کشمیری عوام کی مادی امداد ضروری ہو چکی ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے "نیو اسلامک سوشل آرڈر" کے نام سے پچاس اسلامی ممالک کا مشترکہ اقتصادی دفاعی نظام قائم کرنے کے لئے ایک فارمولا تشکیل دیا ہے۔ اس فارمولے کے تحت ۵۰۔ اسلامی ممالک کا مشترکہ اقتصادی دفاعی نظام قائم کیا جائے گا۔ اس "نیو اسلامک سوشل آرڈر" کے خاکے کا اعلان وزیراعظم خود آئندہ ہفتہ کریں گی۔

○ قیصرانی قبائل کے سینکڑوں مسلح افراد نے ڈھوڈک آئل اینڈ گیس فیلڈ کے راستے پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان مسلح افراد کا کہنا ہے کہ ملازمتوں میں اپنے لئے کوٹہ اور گیس کی فراہمی کا مطالبہ پورا ہونے تک یہ راستہ بند رکھا جائے گا۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کے شہر بارمولا میں ایک مسجد نذر آتش کردی جس پر جگہ جگہ احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ فوج نے متعدد مکانات بھی نذر آتش کر دیئے جس سے ۱۱۔ شہری شہید اور ۸ ۔ زخمی ہو گئے۔ ادھر مجاہدین کے ساتھ مختلف جھڑپوں میں ۲۹ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ جمعرات کے روز دوپہر کے وقت ملک بھر میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے لوگ خوف زدہ ہو کر گھروں اور دفتروں سے نکل آئے بلند عمارتیں لرزنے لگیں۔ زلزلے کا مرکز پشاور شہر سے ۳۰۰۔ کلومیٹر دور چترال کے علاقے میں بتایا گیا ہے رچر سکیل پر زلزلے کی شدت ۶٫۲ تھی۔

○ یمن میں روسی کوششوں سے ہونے والی جنگ بندی کے تازہ معاہدے کے باوجود لڑائی جاری ہے۔ عدن پر راکٹ گر رہے ہیں۔ اور فریقین ایک دوسرے پر گولے بھی برسا رہے ہیں۔ جنگ بندی کا وقت شروع ہونے کے ۲۰۔ منٹ بعد ہی عدن پر ۵۔ راکٹ گرے جس سے ۳۔ شہری ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شمالی فوج عدن کی دہلیز پر پہنچ چکی ہے۔

○ بوسنیا ہرزے گووینا کے شمالی علاقے میں مسلمان فوجوں اور سربوں کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ ۵۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس لڑائی سے پورا بوسنیا پھر جنگ کی لپیٹ میں آجائے گا۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے آئرش ٹائمز کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کو جلد کشمیریوں کے حق کا احساس ہو جائے گا۔ کشمیریوں کو اپنے حق خود ارادیت کے حصول کے لئے سخت جدوجہد کرنی ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ کشمیر اور افغانستان کے جھگڑے نو آبادیاتی نظام اور سرد جنگ کے چھوڑے ہوئے ورثے ہیں لیکن انہیں امید ہے کہ یہ دونوں مسئلے عوامی خواہشات کے مطابق حل ہو جائیں گے انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی جغرافیائی اہمیت اور ایک لبرل و جمہوری مسلم ملک ہونے کے ناطے اسلامی دنیا کے لئے ایک ماڈل بن سکتا ہے۔

○ برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ سے ملاقات کے دوران وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی تشویش ناک ہے۔ اور مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کا قیام مشکل ہو گا۔ اس لئے امن پسند اور جمہوری ممالک کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادی دینے کے لئے بھارت کو مجبور کریں۔ وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے کہا کہ اگر پاکستان اور بھارت راضی ہوں تو برطانیہ مسئلہ کشمیر میں ثالثی کا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق لغاری نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی سلامتی کے خلاف کوئی اقدام نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے امریکہ کو بھارتی ایٹمی میزائل پر تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ امریکہ نے اگر ایف ۱۶ طیارے نہ دیئے تو پاکستان اس مقصد کے لئے دی جانے والی اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کرے گا۔

○ حکومت نے تاجروں کے بیشتر مطالبات تسلیم کر لئے ہیں اور ۲۷۔ اشیاء پر جنرل سیلز ٹیکس کی وصولی پر عملدرآمد ۳۱۔ اگست تک معطل کر دیا ہے تاجروں کے نمائندے دو ماہ تک نئے نظام کا مطالعہ کریں گے اور طے پا جانے والے معاہدوں کا اعلان وزیراعظم کریں گی۔ یہ بھی طے پایا ہے کہ آئندہ دو ماہ تک کسی قسم کی ہڑتال نہیں کی جائے گی۔

○ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر ایس ایم منیر اور وزیر تجارت پاکستان چوہدری احمد مختار کے مابین اختلافات ختم ہو گئے ہیں اس کا اعلان ایس۔ ایم۔ منیر نے خود کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر تجارت نے مجھے فون کیا اور کہا کہ اگر کوئی غلط فہمی ہے تو معذرت خواہ ہوں مسٹر ایس۔ ایم۔ منیر نے کہا کہ میں چوہدری احمد مختار کے جذبہ خیرسگالی کا مداح ہوں۔

○ قائد حزب اختلاف اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ محمد نواز شریف کی رابطہ عوام مہم کے پروگرام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس میں مختلف شہروں میں جلسے کئے جائیں گے۔ لاہور میں جولائی کے پہلے ہفتے میں صدر اور یونس حبیب کے بارے میں تصاویر کی نمائش لگائی جائے گی۔

○ خزانہ کے وفاقی وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ تاجر برادری کی "چھوٹی مشکلات" پر قابو پا لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ بجٹ کے بنیادی اصولوں پر اختلاف نہیں تاجر برادری کو طریق کار کی نوعیت کے مسائل کا سامنا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ وہ وزیراعظم سے ملے ہی نہیں پھر سردار آصف احمد علی کو سبکدوش کرنے پر اتفاق رائے کے کیا معنی؟ انہوں نے یہ بات بعض اخباروں میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید میں کہی کہ وزیراعظم اور ان کے درمیان سردار آصف احمد علی کو سبکدوش کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

○ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی تفتیش رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں ۳۸ لاکھ کے این۔ آئی۔ ٹی۔ یونٹ اور سوا لاکھ نقد لے گئے تھے۔ اور بعد میں قتل ہو گئے۔ بعد میں جب ان کی اہلیہ مجیدہ وائیں سے اس بارے میں پوچھا گیا تو مجیدہ وائیں نے کہا کہ یہ میاں صاحب کو دے دیئے تھے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت کی ہدایت پر سابقہ دور میں رشوت اور سیاسی بنیاد پر بھرتی گیارہ سو پولیس اہلکار فارغ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۱۸ روپے کی خریداری پر
ٹیلیفون ڈائریکٹری
مفت
عدنان
جنرل سٹور
بانو بازار ربوہ

بفضل خدا تعالیٰ
GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان

ضروری اطلاع!
بیماریوں کو چھپانا اور علاج سے غفلت کوئی اچھی بات نہیں۔ بیرون جات کے مریض اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔ ہماری دوائیں موثر اور قیمتیں مناسب۔
• اپنا ایڈریس صاف لکھیں تو ہم دوائی وی پی پارسل کر دیں گے۔
مینجر
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار- ربوہ فون: 659